اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر522:

تحقیقِ حکایت:

روضہ اقدس کے پاس جاکر بارش کی دعا کی درخواست !

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تحقیقِ حکایت: روضہ اقدس کے پاس جاکر بارش کی دعا کی درخواست !

حکایت: حضرت علامہ سمہودی رحمہ اللہ نے ''وفاء الوفاء'' میں یہ واقعہ ذکر کیا ہے کہ خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگ شدید قحط میں مبتلا ہوگئے تو حضرت بلال بن الحارث مزنی رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے اپنے امتیوں کے لیے بارش طلب فرمائیں کیوں کہ وہ ہلاک ہوچکے ہیں۔ تو حضور اقدس ﷺ اُن کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ: ''تم عمر کے پاس جاؤ اور انھیں میرا سلام کہو اور یہ خبر دو کہ تم پر بارش نازل کی جائے گی، اور اُن سے کہو کہ دانائی اختیار کرو، دانائی اختیار کرو۔'' تو وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور انھیں یہ ساری باتیں عرض کیں تو حضرت عمر رو پڑے، پھر کہنے لگے کہ یا اللہ! میں نے اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے سوائے اُس کام میں جو میرے بس سے باہر تھا۔

وقد يكون التوسل به ﷺ بعد الوفاة بمعنى طلب أن يدعو كما كان في حياته، وذلك فيما رواه البيهقي من طريق الأعمش عن أبي صالح عن مالك الدار، ورواه ابن أبي شيبة بسند صحيح عن مالك الدار، قال: أصاب الناس قحط في زمان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه، فجاء رجل إلى قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: يا رسول الله، استسق الله لأمتك فإنهم قد هلكوا، فأتاه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في المنام فقال: «ائت عمر فاقرئه السلام، وأخبره أنهم مسقون، وقل له: عليك الكيس الكيس». فأتى الرجل عمر رضي الله تعالى عنه فأخبره، فبكى عمر رضي الله تعالى عنه ثم قال: يا رب ما آلو إلا ما عجزت عنه. وروى سيف في «الفتوح» أن الذي رأى المنام المذكور بلال بن الحارث المزني أحد الصحابة رضي الله تعالى عنهم. ومحل الاستشهاد طلب الاستسقاء منه صلى الله تعالى عليه وسلم وهو في البرزخ، ودعاؤه لربه في هذه الحالة غير ممتنع، وعلمه بسؤال من يسأله قد ورد، فلا مانع من سؤال الاستسقاء وغيره منه كما كان في الدنيا.

(الفصل الثالث في توسّل الزائر: الحال الثالث)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے "البدایۃ والنہایۃ" میں یہ واقعہ امام بیہقی رحمہ اللہ کے حوالے سے ذکر فرمایا ہے، جبکہ سیف بن عمر رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ واقعہ یوں بھی ذکر فرمایا ہے کہ: لوگ جب قحط میں مبتلا ہوگئے تو حضرت بلال بن الحارث مزنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور اجازت طلب کی، تو فرمایا کہ میں آپ کی طرف حضور اقدس ﷺ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں، آپ کے لیے حضور ﷺ نے فرمایا کہ: "اے عمر! میں تو تمھیں سمجھ دار ہی سمجھتا رہا اور تم اسی سمجھ داری پر ہی قائم رہے، لیکن اب تمھیں کیا ہوگیا ہے؟" (کہ ایسے موقع پر نمازِ استسقاء کی طرف تمہاری توجہ نہیں گئی۔) تو حضرت عمر نے حضرت بلال بن الحارث سے فرمایا کہ یہ خواب تم نے کب دیکھا؟ تو حضرت بلال نے عرض کیا کہ گذشتہ رات۔ تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمازِ استسقاء کے لیے نکلے اور لوگوں کو بھی جمع فرمایا، چنانچہ جب انھوں نے لوگوں کو نمازِ استسقاء پڑھائی تو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ: لوگو! میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے مجھ سے خیر کے سوا کوئی اور کام ہوتے دیکھا ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ: نہیں۔ تو حضرت عمر نے فرمایا کہ بلال بن الحارث یوں کہتا ہے تو لوگوں نے کہا کہ وہ سچ کہتا ہے۔ واقعہ کی مزید تفصیل دیکھیے:

وَقَالَ سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَهْلِ بْنِ يُوسُفَ السُّلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ عَامُ الرَّمَادَةِ فِي آخِرِ سَنَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَأَوَّلِ سَنَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ، أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَمَا حَوْلَهَا جُوعٌ فَهَلَكَ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، حَتَّى جَعَلَتِ الْوَحْشُ تأوى إلى الانس، فكان الناس بذلك وَعُمَرُ كَالْمَحْصُورِ عَنْ أَهْلِ الْأَمْصَارِ حَتَّى أَقْبَلَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُزَنِيُّ فَاسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ فقال: أنا رسول رسول الله إِلَيْكَ، يَقُولُ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ عَهِدْتُكَ كَيِّسًا، وَمَا زِلْتَ عَلَى ذَلِكَ، فَمَا شَأْنُكَ»؟ قَالَ: مَتَى رَأَيْتَ هَذَا؟ قَالَ: الْبَارِحَةَ. فَخَرَجَ فَنَادَى فِي النَّاسِ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَنْشُدُكُمُ اللهَ هَلْ تَعْلَمُونَ منى أمرا غيره خير منه؟ فقالوا: اللَّهمّ لَا، فَقَالَ: إِنَّ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ يزعم ذية وذية. قالوا: صَدَقَ بِلَالٌ فَاسْتَغِثْ بالله ثُمَّ بِالْمُسْلِمِينَ. فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ -وَكَانَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ مَحْصُورًا- فَقَالَ عُمَرُ: اللهُ أَكْبَرُ، بَلَغَ الْبَلَاءُ مُدَّتَهُ فَانْكَشَفَ. مَا أُذِنَ لِقَوْمٍ فِي الطَّلَبِ إِلَّا وَقَدْ رفع عنهم الأذى

والبلاء. وكتب إلى أمراء الأمصار أن أغيثوا أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهَا، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَ جَهْدُهُمْ. وَأَخْرَجَ النَّاسَ إِلَى الِاسْتِسْقَاءِ فَخَرَجَ وَخَرَجَ مَعَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَاشِيًا، فَخَطَبَ وَأَوْجَزَ وَصَلَّى ثُمَّ جَثَى لِرُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: اللَّهمّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ، اللَّهمّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا. ثُمَّ انْصَرَفَ فَمَا بَلَغُوا الْمَنَازِلَ رَاجِعِينَ حَتَّى خَاضُوا الْغُدْرَانَ.

وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بكر الفارسي قالا: حدثنا أبو عمر بْنُ مَطَرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَالِكٍ قال: أصاب الناس قحط في زمن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اسْتَسْقِ اللهَ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ في المنام فقال: «ايت عمر فأقرئه منى السلام، وأخبرهم أنهم مسقون، وقل له: عليك بالكيس الْكَيْسَ». فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَ عُمَرَ فَقَالَ: يَا رب ما آلوا إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ. وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. (ثم دخلت سنة ثمانية عشر)

تحقیقِ حکایت:

مذکورہ واقعہ صحیح سند کے ساتھ مروی اور بالکل معتبر ہے، یہ واقعہ ''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں بھی ہے:

٣٢٦٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَالِكِ الدَّارِ قَالَ: وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اسْتَسْقِ لأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا. فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: «ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مَسْقيُّونَ، وَقُلْ لَهُ: عَلَيْك الْكَيْسُ، عَلَيْك الْكَيْسُ». فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ : يَا رَبِّ لَا آلُو إِلَّا مَا عَجَزْت عَنْهُ.

اسی طرح امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی یہ واقعہ ''دلائل النبوۃ'' میں ذکر فرمایا ہے:

أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ الْفَارِسِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ

مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اسْتَسْقِ اللهَ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: «ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْقَوْنَ. وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكَيْسَ الْكَيْسَ». فَأَتَى الرَّجُلُ عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبُّ مَا آلُو إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

(بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ)

ذیل میں اس واقعہ کی توثیق ملاحظہ فرمائیں:

1۔ امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے "فتح الباری" میں امام ابو بکر ابن ابی شیبہ کے حوالے سے یہ واقعہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے:

وروى بن أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ مَالِكٍ الدَّارِيِّ وَكَانَ خَازِنُ عُمَرَ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: «ائْتِ عُمَرَ»، الْحَدِيثَ. وَقَدْ رَوَى سَيْفٌ فِي «الْفُتُوحِ» أَنَّ الَّذِي رَأَى الْمَنَامَ الْمَذْكُورَ هُوَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُزَنِيُّ أَحَدُ الصَّحَابَةِ. (قَوْلُهُ: بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ الِاسْتِسْقَاءَ إِذَا قحطوا)

2۔ امام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے "البدایۃ والنہایۃ" میں مذکورہ واقعہ امام بیہقی رحمہ اللہ کے حوالے سے بھی ذکر کیا ہے اور آخر میں فرمایا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے: وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. (ثم دخلت سنة ثمانية عشر)

3۔ حضرت امام سمہودی رحمہ اللہ "وفاء الوفاء" میں فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے اور امام ابو بکر ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے بھی صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے، جس کی عبارت ما قبل میں گزر چکی ہے۔

فوائد اور وضاحتیں:

مذکورہ واقعہ سے درج ذیل باتیں معلوم ہو جاتی ہیں:

1۔ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے

بارش کی دعا کی درخواست کی، اس پر کسی بھی صحابی نے تردید نہیں فرمائی، بلکہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کی تائید حاصل ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جاکر اُن سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے۔ یہی اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے جو کہ متعدد دلائل سے ثابت ہے۔ یہ ساری صورتحال اُن حضرات کی کھلی تردید کرتی ہے کہ جو روضہ اقدس کے پاس جاکر حضور اقدس ﷺ سے دعا کی درخواست کرنے کو شرک یا حرام سمجھتے ہیں۔

2۔ مذکورہ واقعہ سے حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر استشفاع یعنی شفاعت کی درخواست کرنے اور دعائے مغفرت کی درخواست کرنے کے جائز ہونے کا مسئلہ بھی واضح ہو جاتا ہے۔ یہ متعدد دلائل سے ثابت ہے اور اہل السنۃ والجماعۃ سے وابستہ حضرات اکابرِ امت نے روضہ اقدس کی زیارت کے آداب اور حج وعمرہ کے باب میں اس کو ذکر فرمایا ہے۔ یہاں اس کے دلائل دینے کا موقع نہیں۔

3۔ یہاں دو صورتیں الگ الگ ہیں: ایک صورت تو یہ کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جاکر اُن سے دعا مانگنا، تو یہ حرام اور شرک کے زمرے میں آتا ہے کیوں کہ دعا صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مانگی جاسکتی ہے بس! جبکہ دوسری صورت یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جاکر ان سے دعا کی درخواست کرنا کہ آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگیے، تو یہ بالکل جائز ہے، جیسا کہ دنیاوی زندگی میں کسی سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے۔ مذکورہ واقعہ میں اس دوسری صورت کا ذکر ہے نہ کہ پہلی صورت کا۔ اس لیے یہ فرق مدنظر رکھا جائے تاکہ غلط فہمی اور مغالطے میں مبتلا ہونے سے بچا جاسکے۔

4۔ مذکورہ واقعہ پر شبہ اس لیے نہیں ہوسکتا کہ صحیح احادیث اور اجماعِ امت کی روشنی میں اہل السنۃ والجماعۃ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ اپنی قبر مبارک میں حیات ہیں اور وہ قبر مبارک کے قریب پڑھے گئے درود وسلام کو خود سنتے ہیں، بلکہ سلام کا جواب بھی دیتے ہیں، اس لیے اگر کوئی حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جاکر ان سے دعا کی درخواست کرے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہوسکتا۔

5۔ واضح رہے کہ مذکورہ واقعہ میں صحابیِ رسول ﷺ نے یہ دعا حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس

جاکر مانگی ہے اور پھر حضور اقدس ﷺ کو ان کے آنے کا بھی علم ہوا، پھر حضور اقدس ﷺ ان کے خواب میں بھی تشریف لائے، یہ ساری صورتحال اس بات کی بھی دلیل ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو قبر مبارک میں برزخی زندگی حاصل ہے، جیسا کہ دیگر صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
6رجب المرجب1442ھ/19فروری2020
03362579499